سیرتِ طیبہ پر قسیس زکریا بطرس کی تنقیدات کا تجزیاتی مطالعہ

The Critiques of Zakaria Boutros on the Noble Seerah of the Holy Prophet Muhammad: An Analytical Study

سعید الحق جدون*

ڈاکٹر سعید الرحمن**

Abstract

Islam is not only a true divine religion but an all-embracing way of life. Prophet Muhammadﷺ is the perfect and ideal role model for the whole mankind. Hisﷺ holy life is open to all in each and every aspect. Hisﷺ noble footsteps and teachings give complete guidance in every walk of life. It has been observed that Jews and Christians' religious scholars and Orientalist study the Quran, Hadīth, Islamic History, Culture and Civilization, generally, to deduce negative and subjective conclusions, pretending that they are studying objectively. Father Zakaria Boutros is one such priest from the Middle East. Basically, he is an Egyptian Coptic priest and an active Evangelist. He is a controversial figure in that country for his scriptural studies of Islamic texts. For the last sixty years, he has misguided hundreds of people especially Muslims through his missionary activities and maligning campaign against Islam in the form of booklets, Television programs, Internet services such as Paltalk and personal official websites etc. He has tried to distort facts and to present Prophet Muhammadﷺ in such a way that the attraction of Islam be decreased in the eyes of non-Muslims and doubts be produced among the simple-minded Muslims. In the article under reference, some selected critiques and objections on Prophet Muhammad (ﷺ) related to the birth period (pregnancy duration), lineage, sources of knowledge and accusation of worshipping the black stone, are thoroughly analyzed and responded in a scholarly way.

Keywords: Fr. Zakaria Boutros, Egyptian Coptic Priest, Evangelist, the Noble Sīrah, Black Stone, Lineage, Gharaniq

* PhD Scholar, Abdul Wali Khan University, Mardan, saeedulhaqjadoon@gmail.com.

**Assistant Prof., Abdul Wali Khan University, Mardan, KPK, saeed@awkum.edu.pk.

تمہید

سیدنا محمد ﷺ قیامت تک تمام انسانوں کے لیے رہبر اور مثالی قائد ہیں۔ بنی نوعِ انسان کے لیے آپ ﷺ کی سیرت ایک بہترین اور لائقِ تقلید نمونہ ہے مگر قابلِ افسوس امر یہ ہے کہ بعض احبار، قِسیس اور مستشرقین وملحدین کو نبیِ رحمت ﷺ کی حیات طیبہ کسی طور بھی قبول نہیں ہے، وہ آپ ﷺ کی تعلیمات کے ساتھ ذاتِ پاک کو تنقید کا نشانہ بناتے رہے ہیں اس طرح مختلف نوعیت کے اعتراضات سے سیرتِ طیبہ کو مشکوک بنانے کے لئے سر گرم ہیں۔ اس حوالے سے عرب وعجم میں مختلف لوگوں نے اسلامی مآخذ سے ضعیف اور موضوع روایات کا سہارا لے کر آپ ﷺ کی سیرت طیبہ پر وار کیے ہیں، اسی ضمن میں عالمِ عرب کے مشہور قِسیس زکریا بطرس کو بڑی شہرت حاصل ہوئی، جس نے "حوار الحق" کے نام سے مختلف ٹی وی پروگرامز میں دینِ اسلام، قرآن مجید اور بالخصوص سیرتِ طیبہ پر مختلف قسم کے اعتراضات کئے ہیں، جواباً عالم اسلام کے علماء اور محققین نے مختلف اوقات میں اظہارِ خیال بھی کیا ہے۔ ان پروگرامز میں زکریا بطرس نے ضعیف اور موضوع روایات کی بنیاد پر سیرت طیبہ کی اصل شکل کو مسخ کرنے کی لاحاصل سعی کی ہے، اس طرح انھوں نے کئی کتابیں بھی لکھی ہیں جس میں اس طرح کے اشکالات کو بیان کیا ہے، اس حوالے سے بطرس کی تحقیقات اور تنقیدات کے مقاصد پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے ڈاکٹر عبداللہ رمضان لکھتے ہیں:

"وكلنا نعلم ما يقوم به القسِيس الخسيس زكريا بطرس وامثاله من الطعن فى القران الكريم وفى رسول الله ﷺ فى محاولة يائسة منهم لصد الناس عن الاسلام۔"[1]

"ہم بخوبی جانتے ہیں، کہ قسیس زکریا بطرس اور اس کے ہمنواؤں کا مقصد قرآن کریم اور رسول اللہ ﷺ پر طعن وتشنیع سے لوگوں کو دین اسلام سے روکنا ہے۔"

زکریا بطرس نے اعتراضات تو کئے ہیں، لیکن وہ اس کے لیے مضبوط دلیل پیش کرنے سے قاصر رہا ہے، زیادہ تر جھوٹ اور دغابازی کا سہارا لیا ہے، بعض مقامات پر حذف وترامیم کو راہِ نجات پایا ہے۔ اور ساتھ ہی تدلیس سے بھی بھرپور کام لیا ہے، لیکن ان تمام حیلوں کے باوجود بھی اپنی مدّعا ثابت کرنے میں ناکام رہا ہے، اس کے کمزور استدلالات پر تبصرہ کرتے ہوئے عبداللہ رمضان نے لکھا ہے:

[1] عبداللہ رمضان، **اکاذیب القِسیس** (دھوک: الاثریۃ للتراث، س-ن)، 4:3۔

"لكنهم عجزو عن الاتيان بشي صحيح عن الاسلام يخدم هدفهم، فذهبوا يتخبطون كالذى به مس من الشيطان، فاخذوا يجمعون الحكايات المكذوبة والروايات الباطلة التى لا اسناد لها، ولا اصل لها، بل ولجاوا الى التزوير فى تلك الروايات، لخدمة هدفهم۔"[2]

"لیکن وہ اپنے حصولِ مقصد کے لیے اسلام کی مخالفت میں کسی صحیح دلیل پیش کرنے سے عاجز رہے، پس انھوں نے مجنون جیسے ہوا س باختہ ہو کر (اپنے مقصد کے حصول میں) ان جھوٹے واقعات اور باطل روایات کو جمع کیا، جن کی کوئی سند اور اصل نہیں ہے، بلکہ انھوں نے اپنے اہداف کے حصول میں ان روایات کو بیان کرنے میں جعل سازی سے کام لیا۔"

مذکورہ بالا تبصرہ زکریابطرس کے حق میں مناسب اور موزوں ہے کیونکہ موصوف نے مختلف ٹی وی پروگرامز میں چال بازی سے کام لیتے ہوئے سامعین کو دھوکہ دیتے ہیں، جس کے لئے اس نے اسلامی مصادر کا نام لے کر لوگوں کو شک وشبہ میں ڈالا ہے حالانکہ اس کے پروگرامز کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بطرس نے اسلامی مصادر میں قطع وبرید کرکے اسلامی تعبیرات کی ایک غلط اور من چاہی خودساختہ تصویر پیش کی ہے۔بطرس نے قرآن وسنت اور سیرتِ طیبہ سمیت تاریخ اسلام پر بھی اعتراضات کی ہیں، جس سے وہ اپنے زعم میں اسلام کی کمزور پہلوؤں کو ثابت کرنا چاہتے ہیں، خصوصاً وہ اسلامی تعلیمات پر دورُخی کا الزام لگاتا ہے،[3] ان تمام اشکالات کا احاطہ کرنا اس مقالہ میں مشکل ہے، تاہم اگر کوئی سکالر اس کو موضوعِ بحث بنانا چاہے، تو سیرت کی دفاع میں یہ ایک اہم اور مفید کام تصور ہوگا جو یقیناً دنیوی اور اُخروی فائدے کا باعث بنے گا، بہرحال اس مضمون میں سیرتِ طیبہ پر چند منتخب اعتراضات وشبہات کا ناقدانہ جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔تاہم اس سے پہلے زکریابطرس کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

زکریابطرس کا تعارف

پادری زکریابطرُس (القمص زکریابطرس) مصری قبطی ہے جس کی ولادت ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو اسکندریہ (مصر) کے قریب صوبہ البحیرہ کے ایک قصبہ کفرالداور[4] کے ایک ایسے عیسائی خاندان میں ہوئی، جو اناجیلی عقائد بالخصوص سیدنا مسیح علیہ السلام کو واحد منجی یعنی نجات دہندہ تصور کے (Evangelicalism) عقیدے کی پرچار کرتی تھی اور وہ اس عقیدے کے معتقدین کی دیکھ بھال میں سرگرم تھے۔اس وجہ سے فائزبطرُس (پادری کے عہدے پر تقرری یا آرڈینیشن سے قبل نام[5]) نے مسلمانوں میں انجیل کی اہمیت کے پرچار کو اپنا مشن بنایا، اور اپنے خاندانی تسلسل (مشنری سروسز) کو جاری رکھا۔

---

[2] ایضاً، 4:6۔

[3] http://www.fatherzakaria.net/, accessed on January 16, 2019.

[4] http://www.islam-christianity.net/contents/fr-zakaria-story.htm, accessed on January 16, 2019.

[5] http://www.fatherzakaria.net/, accessed on January 16, 2019.

زکریابطرس نے ۱۹۵۷ء کو شعبہ جامعہ سکندریہ کے کلیۃ الآداب (شعبہ تاریخ و آثار) سے گریجویٹ ہو کر[6] ۱۹۶۰ء کی دہائی میں چند کتابچے لکھے اور مسلمانوں کو ہدفِ تنقید بنایا جن میں عقیدۂ تثلیث، عقیدۂ تصلیب اور عقیدۂ حلول یا تجسیم جیسے اسلام مخالف تصورات کو حق ثابت کرنے کے لیے عیسائیت اور اسلام میں مشترکات کو اس انداز سے بیان کیا جاتا کہ اس سے اس مقصد کا حصول ہو۔[7] مصر میں بطور پادری خدمات سرانجام دی ہیں، ملازمت کے اس دورانیہ میں بطرس نے مسلمانوں میں میسحیت (Evangelicalism) کی تبلیغ کی، مسلمان علماء کے ساتھ مناظرے بھی کیے اور کہا جاتا ہے کہ ۱۹۸۹ء میں (اپنی ان ارتدادی سرگرمیوں کے باعث) ۵۰۰ سے زائد مرد و خواتین کو بپتسمہ دیا (عیسائیت میں داخل کیا)۔ بطرس نے مسلمانوں میں اپنی مشنری سرگرمیوں کو مزید فروغ دینے کے لیے مئی ۲۰۰۰ء میں انٹرنیٹ پر پال ٹاک (Paltalk) کے نام سے سروس شروع کی[8]۔ بعدازاں ٹیلی ویژن پروگرامز کے ذریعے قسط وار لیکچرز کا سلسلہ شروع کیا۔ الغرض زکریابطرس کی مشنری سرگرمیاں کتابوں، ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ (انگریزی، عربی، اطالوی اور فرانسیسی زبانوں میں آفیشل ویب سائٹس) کے ذریعے جاری ہیں اور اوّلین ٹارگٹ، اسلام، پیغمبرِ اسلام ﷺ اور مسلمان ہیں۔

انٹرنیٹ پر بطرس کی رسمی ویب گاہ http://www.fatherzakaria.net/ انگریزی، اطالوی اور فرانسیسی زبانوں میں ہے، جب کہ عربی رسمی ویب گاہ (الموقع الرسمی للزکریابطرس) http://www.islam-christianity.net/ ہے، ان ویب گاہوں پر بطرس زکریابطرس کی کتابیں اور کتابچے، ویڈیوز، میڈیا کوریج، عطیات، دیگر لنکس وغیرہ جیسے مواد موجود ہیں۔ ان ویب سائٹس پر موجود مواد دو قسم کا ہے ایک قسم خالصتاً مسیحی لٹریچر کی ہے جب کہ دوسری قسم خلافِ اسلام تصورات پر مبنی مواد کی ہے۔ قسمِ دوم میں سے چند کتابوں / کتابچوں کے نام درج ذیل ہیں، ان میں سے اکثر بطرس کے خود ساختہ بین المسیحیۃ والاسلام أرضیۃ مشترکۃ یعنی میسحیت اور اسلام کے مشترکات سیریز کا حصہ ہے۔ (دونوں قسم کا مواد (کتب / کتابچے) برقی صورت میں آن لائن دستیاب ہیں جس کو زکریابطرس کے حوارات، مناظروں یا تقاریر کی کتابی یا تحریری صورت کہہ سکتے ہیں مگر باضابطہ طور پر شائع نہیں ہوئیں)۔

---

6 الدکتور نجم عبدالکریم (مجری الحوار)، حوار اذاعۃ کل العرب بلندن مع القمص زکریابطرس، لندن، تاریخ الاذاعۃ: یکم اپریل ۱۹۹۴ء www.fatherzakaria.com/

7 http://www.fatherzakaria.net/, accessed on January 16, 2019.

8 http://www.fatherzakaria.net/, accessed on January 16, 2019.

نمبر شمار	کتاب / کتابچے کا عربی نام و تعداد صفحات	کتاب / کتابچے کا انگریزی نام و تعداد صفحات
.1	تساؤلات حول القرآن (تعدادِصفحات: ۱۵)	Inquiries about the Quran (Pages: 19)
.2	قضية الناسخ والمنسوخ في القرآن (أى تحريف القرآن) (تعدادِ صفحات: ۲۵)	The Abrogator & Abrogated in the Quran (i.e. falsification of the Quran) (Pages: 25)
.3	———	Is the Quran the God's words (Pages: 78) کیا قرآن کلامِ الٰہی ہے؟
.4	———	The two faces of Islam: Hidden & Manifest (Pages: 08)
.5	نساء النبي محمدﷺ (تعدادِصفحات: ۲۴)	———
.6	اعتراضات وما صلبوه ... وما قتلوه يقينا والرد عليها (تعدادِ صفحات: ۱۷)	The Challenges of They crucified him not; they killed him not with certainty & their answers (Pages: 18)
.7	هل من تناقض بين الآيات القرآنية بخصوص صلب المسيح (تعدادِ صفحات: ۱۱)	Is there any contradiction between the Quran verses, Concerning Crucifixion of the Christ? (Pages: 12)
.8	الله واحد في ثالوث (تعدادِصفحات: ۲۶)	God is One in the holy Trinity (Pages: 32)
.9	المسيح ابن الله (تعدادِصفحات: ۲۱)	The Christ, the son of God (Pages: 17)
.10	صلب المسيح (تعدادِصفحات: ۱۷)	Crucifixion of the Christ (Pages: 19)
.11	حتمية الفداء (تعدادِصفحات: ۲۰)	The Inevitability of Redemption (Pages: 27)
.12	عدم تحريف الكتاب المقدس (تعدادِصفحات: ۲۷)	Nihility of Falsification of the Holy Bible (Pages: 39)
.13	أكذوبة إنجيل برنابا (تعدادِصفحات: ۲۴)	The Flam of Barnabas' Bible (Pages: 22)
.14	ألا تكفي التوبة بدل الصليب اعتراضات أخرى (ص: ۱۳)	Is the repentance insufficient for the forgiveness? & other challenges (Pages: 14)
.15	اعتراضات الشيخ ديدات والرد عليها (تعدادِصفحات: ۱۸)	The challenges of Sheikh Didat & their answers (Pages: 21)

.16	الاعتراضات على سفر نشيد الأناشيد والرد عليها (تعدادِصفحات: ٢٣)	The challenges against the book of Son of the Songs and their answers (Pages: 28)
.17	حوار إذاعة كل العرب بلندن مع القمص زكريا بطرس (تعدادِ صفحات: ٢١)	———

سیرت طیبہ پر زکریا بطرس کے اعتراضات کا علمی جائزہ

زکریا بطرس نے مختلف اسلامی کتابوں سے قطع وبرید کر کے عبارات اور ضعیف روایات کی بنیاد پر سیرت طیبہ کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے، ولادت سے وصال تک ہر موقع پر شکوک وشبہات پیدا کر کے نبی کریمؐ کی سیرِت طیبہ پر اشکالات پیدا کیے ہیں، اس مضمون میں ان اشکالات کا علمی وتنقیدی مطالعہ پیش کیا جاتا ہے۔

1۔ محمد مصطفیٰ ﷺ کی مدتِ ولادت پر تنقید

زکریا بطرس نے مذکورہ بالا ہر ٹی وی پروگرام میں صرف اسلامی مصادر کا نام استعمال کر کے یہ دعویٰ کیا ہے کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں یہ اسلامی مصادر سے بول رہا ہوں حالانکہ جس مصدر کا وہ نام لیتے ہیں، اس حوالے کے لیے جب اس مصدر کی طرف رجوع کیا جائے تو حقیقت کچھ اور نظر آتی ہے، یہ صرف ایک یا دو مقامات کی بات نہیں بلکہ اکثر مقامات پر یہی صورتِ حال ہے، جس سے زکریا بطرس کی علمی خیانت اور غلط بیانی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ مدتِ ولادت پر تنقید کرنے میں بھی یہی حربہ استعمال کیا ہے۔ زکریا بطرس حوار الحق [9] کے پروگرام میں رسول ہاشمی ﷺ کی ولادت کی مدت چار سال قرار دیتا ہے، جس کے لئے بطور استدلال وہ البدایہ والنہایہ کا نام لیتے ہوئے نہیں تھکتے، پھر اس پروگرام میں اس کو تمسخر اور استہزاء قرار دیتا ہے، دراصل حافظ ابن کثیرؒ نے البدایہ والنہایہ میں آپ ﷺ کی پیدائش کی مدت نوماہ ذکر کی ہے، چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

"وبقي في بطن أمه تسعة أشهر، وهلك أبوه عبد الله وهو في بطن أمه" [10]

"آپ اپنی ماں کے پیٹ میں نوماہ کے رہے، آپ ابھی ماں کے پیٹ میں تھے کہ آپ کے والد فوت ہوئے۔"

---

[9] **حلقات حوار الحق** بطرس کے مختلف ٹی وی پروگرام ہیں، جو اس ویب سائٹ پر موجود ہیں۔ www.islam-chritianity.net

[10] أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير، **البداية والنهاية** (بیروت: دار إحياء التراث العربي، 1988ء)، 6:330۔

اس کے علاوہ اس باب میں مدتِ حمل کے حوالے سے سیرت کی کتابوں میں دس ماہ اور آٹھ ماہ کے اقوال موجود ہیں[11] لیکن زکریا بطرس نے اس حوالے سے چار سال مدتِ حمل کی جو رائے اختیار کی ہے، یہ قول کسی بھی سیرت نگار سے منقول نہیں ہے۔اس کے باجود بطرس نے یہ دھوکہ اور مکر وفریب کیا، جس سے اس کی دغا بازی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

2۔ نسبِ رسول ہاشمی ﷺ اور زکریا بطرس کے افکار

زکریا بطرس نے ہر حوالے سے سیرتِ مطہرہ پر اعتراضات کیے ہیں،اور ہر موقع پر ناشائستہ الفاظ سے اظہارِ خیال کیا ہے،اس نے پہلے آپ ﷺ کے نسب اور خاندان کو ہدفِ تنقید بنایا ہے، کہ (نعوذ باللہ) آپ ﷺ کا تعلق خاندانِ قریش سے نہیں بلکہ کندہ سے تھا۔ حالانکہ اس بات کی تصدیق تو ابوسفیان نے ہرقل کی دربار میں کی، جب ہرقل نے آپ کے نسب کے بارے میں پوچھا:

((كَيْفَ نَسَبُهُ فِيكُمْ؟))[12]

"اس کا نسب کیسا ہے؟"

اس وقت ابوسفیان مسلمان نہیں ہوئے تھے، اور دشمنی کی حالت میں اس بات کی تصدق کرتے ہوئے فرمایا:

((هُوَ فِينَا ذُو نَسَبٍ))[13]

"وہ ہم میں سے عالی نسب ہیں۔"

ان صریح حقائق کے باوجود زکریا بطرس اور ان کے ہم خیال لوگ آپ ﷺ کے نسب کو تنقید کا نشانہ بناتے ہیں، اس باب میں زکریا بطرس نے البدایہ والنہایہ کی اس عبارت سے استدلال کیا ہے:

(("بلغ النبي صلى الله عليه وسلم أن رجالا من كندة يزعمون أنهم منه وأنه منهم"))[14]

"نبی ﷺ کو اطلاع پہنچی کہ کندہ کے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آپ ﷺ ان کے قبیلہ سے تعلق ہے"۔

---

[11] محمد بن یوسف الصالحی، **سبل الھدی والرشاد فی سیرة خیر العباد** (مصر: المجلس الاعلی للشئون الاسلامیة، س-ن)، 1:39۔

[12] **محمد بن اسماعیل البخاری، الجامع الصحیح**، باب كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الوَحْيِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مصر: دار طوق النجاة، 1422ھ) 8/1۔

[13] **الجامع الصحیح**، باب كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الوَحْيِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مصر: دار طوق النجاة، 1422ھ) 8/1۔

[14] ابن کثیر، **البدایة والنھایة**، 2:313-314

زکریا بطرس نے خیانتِ علمی سے کام لیتے ہوئے اس عبارت کو "باب تزویج عبد المطلب لابنہ عبداللہ" کے تحت مذکور ہونے کا تذکرہ کیا، جس سے وہ یہ باور کرانا چاہا کہ سننے والے عنوان اور معنون کو سن کر متاثر ہو جائیں گے، [15] حالانکہ یہ عبارت البدایہ والنہایہ میں باب جہل العرب کے تحت مذکور ہے، جس سے حافظ ابن کثیرؒ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ عرب جاہل تھے، اس لئے وہ اس قسم کی جاہلانہ باتوں کو منہ سے نکالتے تھے۔ ایک اور مقام پر حافظ عماد الدین نے اس عبارت کو سیرۃ رسول ﷺ [16] کی ذیل میں نقل کیا ہے جس سے وہ آپ علیہ السلام کا نسب ثابت کرنا چاہتے ہیں، گویا البدایہ کے مصنف اس سے رسول علیہ السلام کی پاک اور اعلیٰ نسبت کر رہے ہیں، جب کہ زکریا بطرس اس عبارت سے اس کا متضاد اخذ کرتے ہیں، جس کے لیے وہ اس باب کا اصل عنوان تبدیل کرنے میں بھی کوئی عار محسوس نہیں کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مدعی سست اور گواہ چست کے مصداق زکریا بطرس نے اس عبارت کا بے جا و بے محل استعمال کیا ہے۔ زکریا بطرس نے اس حوالے سے سیدنا انس بن مالکؓ [17] کی ایک روایت کے ایک جزء کو ذکر کر کے اس سے استدلال کیا ہے حالانکہ اس کے بعد اسی روایت میں آپ علیہ السلام نے اپنا شجرہ نسب بیان کرتے ہوئے فرمایا:

((«خطب النبي ﷺ فقال:"أنامحمد،بن عبد الله،بن عبدالمطلب،بن هاشم،بن عبد مناف،بن قصي» الخ۔)) [18]

آپؐ نے فرمایا: میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرّہ بن کعب بن لوئ بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار ہوں۔

اس کے بعد اپنے عالی نسب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

«وماافترق الناس فرقتين إلاجعلني الله في خيرها۔ فأخرجت من بين أبوي فلم يصبني شئ من عهرالجاهلية.وخرجت من نكاح، ولم أخرج من سفاح، من لدن آدم، حتى انتهيت إلى أبي وأمي،فأناخيركم نفسا،وخيركم أبا» [19]

---

[15] الحوار الحق، في الصميم، الحلقة الثالثة، د/۱۷ www.answarsaboutfaith.com

[16] ابن کثیر، البدایۃ والنھایۃ، 2:30۔

[17] **سیدنا انس بن مالک بن نضر انصار** کے خزرج قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں، بلند رتبہ صحابیٔ رسول اور خادم رسول ﷺ تھے، آپ کی مرویات کی تعداد ۲۲۸۶ ہے، آپؓ مدینہ منورہ میں ہجرت سے دس سال قبل ۶۱۲ء کو پیدا ہوئے، بچپن میں اسلام قبول کیا اور آپ ﷺ کی وفات تک خدمت میں رہے، ۹۳ھ / ۷۱۲ء کو بصرہ میں وفات ہوئے، بصرہ میں آپؓ آخری صحابی تھے۔ خير الدين بن محمود الزركلي، الأعلام (دار العلم للملايين، ۲۰۰۲ء) 24/2

[18] ابن کثیر، البدایۃ والنھایۃ، 2:313-31۔

[19] ابن کثیر، البدایۃ والنھایۃ، 2:313-31

اور جب بھی لوگوں کے دو گروہ بنے تو اللہ تعالیٰ نے ان میں سے مجھے بہترین گروہ میں رکھا، پس میں اپنے والدین سے پیدا ہوا ہوں، میری پیدائش میں زمانہ جاہلیت کی بدکاری میں سے ایک ذرّہ بھی شامل نہیں۔ سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر اپنے والدین تک نسل در نسل میں بطریقِ نکاح پیدا ہوا ہوں نہ کہ بدکاری سے، پس میں خاندان اور اصل کے اعتبار سے تم سب سے بہترین ہوں۔

اس قسم کی جو روایات ہیں وہ سب کے سب آپ علیہ السلام کی بلند اور عالی نسب پر دال ہیں، اس سے عرب غلط بیانی کی تردید مقصود ہے، اب جو روایت کسی بات کی تردید کے لیے ہو اس کا ایک حصہ پیش کر کے اشکال پیدا کرنا اور لوگوں کو شک میں ڈالنا اگر علمی خیانت نہیں ہے تو اس کو کیا کہا جاسکتا ہے؟ اس کے علاوہ حافظ عماد الدین خود اس کے ضعف کا بیان کرتے ہیں، جب کہ زکریا بطرس نے سرے سے اس کی طرف توجہ ہی نہیں دی ہے، چنانچہ حافظ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں:

"وهذا حديث غريب جدا من حديث مالك. تفرد به القدامي وهو ضعيف"[20]

"یہ حدیث ' حدیثِ مالک سے زیادہ غریب ہے، قدامی[21] نے اس میں تفرد کیا ہے اور وہ ضعیف ہیں۔"

یہ اس جائزہ کے لئے کافی ہے کہ بطرس کس قسم کے علمی خیانت سے کام لیتے ہوئے رسول رحمت ﷺ کی شان اقدس کو مشکوک کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ حالانکہ اس قسم کی تمام روایات اور اصحابِ سیر کی کتابوں کی عبارات آپ ﷺ کی پاک دامنی کو بیان کرتی ہیں، جب کہ زکریا بطرس ان روایات اور اس قسم کی عبارات کو اس کے برعکس اسلام اور آقائے دوجہان ﷺ کی مخالفت میں استعمال کر رہا ہے۔ اس لیے مذکورہ بالا البدایہ والنہایہ کی مکمل عبارت نقل کی گئی تاکہ یہ اشکال ختم ہو جائے۔

زکریا بطرس نے یہ کذب بیانی کی ہے کہ آپ ﷺ نے اس کا اعتراف کیا ہے،[22] حالانکہ آپ ﷺ نے اعتراف نہیں بلکہ اس کی تردید کی ہے، چنانچہ اس کے علاوہ دیگر روایات جو اس حوالے سے منقول ہیں، وہ سب نسبِ نبوی ﷺ کی پاک دامنی پر دال ہیں، ان میں سے چند روایات ذکر کی جاتی ہیں، تاکہ اس سلسلے میں یہ اشکال ختم ہو جائے:

---

[20] ایضاً۔

[21] **عبداللہ بن محمد بن ربیعہ القدامی** اہل مصیصہ سے تعلق رکھتے تھے، مصیصہ انطاکیہ اور شام کے درمیان ایک شہر ہے، امام مالک اور ابراہیم بن سعد سے روایت کرتے ہیں، احادیث کی روایت میں تقلیب سے کام لیتے تھے، ابن حبان نے ان کو مجروحین میں شمار کیا ہے۔ محمد بن حبان، **المجروحین من المحدثین والضعفاء والمتروکین** (حلب: دار الوعی، ۱۳۹۶ھ)، 2:39۔

[22] **الحوار الحق**، فی الصمیم، الحلقۃ الثالثۃ، د/۱۷ www.answarsaboutfaith.com

1۔ عبداللہ بن عباسؓ[23] سے مروی ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا:

((«مَا وَلَّدَنِي مِنْ سِفَاحِ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ شَيْءٌ مَا وَلَّدَنِي إِلاَّ نِكَاحٌ كَنِكَاحِ الإِسْلاَمِ»))[24]

"میری ولادت میں دورِ جاہلیت کی بدکاری کا ذرہ تک شامل نہیں اور میری ولادت نکاح سے ہوئی ہے، جیسا کہ اسلامی نکاح ہے۔"

2۔ سیدنا واثلہ بن اسقعؓ[25] سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((«إن الله اصطفى من ولد إبراهيم إسماعيل ، واصطفى من بني إسماعيل بني كنانة ، واصطفى من بني كنانة قريشا، واصطفى من قريش بني هاشم ، واصطفاني من بني هاشم»))[26]

"اللہ تعالٰی نے ابراہیمؑ سے اسماعیلؑ کو منتخب فرمایا، اور اولادِ اسماعیلؑ سے بنی کنانہ[27] کو منتخب فرمایا اور اولادِ کنانہ میں سے قریش کو منتخب فرمایا اور قریش میں سے بنو ہاشم[28] کو منتخب فرمایا اور بنی ہاشم میں سے مجھے شرفِ انتخاب بخشا۔"

3۔ سیدنا ابو سعید خدریؓ[29] سے ارشاد نبوی ﷺ مروی ہے:

---

[23] سیدنا عبداللہ بن عباسؓ قریش کے ہاشمی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں، آپ کی ولادت ہجرت سے تین سال قبل ۶۱۹ء کو مکہ مکرمہ میں ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ کے چچازاد بھائی تھے، صحابہ کرامؓ میں جلیل القدر صحابیؓ ہیں۔ حبر الامہ اور ترجمان القرآن القابات سے یاد کیے گئے، آخری وقت میں طائف میں سکونت تھی، اور وہیں ۶۸ھ/۶۸۷ء میں وفات پائی۔ اخیر الدین بن محمود الزركلي، **الأعلام** (دار العلم للملايين، ۲۰۰۲ء)، 4:95۔

[24] أبو بكر البيهقي أحمد بن الحسين الخراساني، **المدخل إلى السنن الكبرى** (الكويت: دار الخلفاء للكتاب الاسلامي، س۔ن)، حديث: 7:190، 14456۔

[25] واثلہ بن اسقعؓ بن عبد العزی بن عبد یالیل لیثی، کنانی صحابی ہیں، اصحاب صفہ سے تھے آخری عمر میں آنکھوں سے معذور ہو گئے تھے، ۹۸ یا ۱۰۵ سال عمر تھی، آپ دمشق میں وفات ہونے والے آخری صحابی ہیں، آپ سے ۷۶ احادیث منقول ہیں، دمشق یا بیت المقدس میں ۸۳ھ/ ۷۰۲ء کو وفات پا گئے۔ عز الدين ابن الأثير أبو الحسن علي بن أبي الكرم، **أسد الغابة في معرفة الصحابة**، (بيروت: دار الفكر، 1989ء)، 5:399۔

[26] الحافظ عبد الله بن محمد بن أبي شيبة، **مصنف ابن أبي شيبة** (بيروت: دار الفكر، س-ن)، 7:43۔

[27] یہ قبیلہ رسول اللہ ﷺ کے آباؤاجداد میں کنانہ بن خریمہ کی طرف منسوب ہے، جس کی وضاحت ایک روایت سے ہوتی ہے، جس میں آپ ﷺ فرماتے ہیں: اللہ نے اسماعیلؑ کی اولاد سے کنانہ کو منتخب فرمیا۔ کنانہ میں قریش کو، قریش میں بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم سے مجھے منتخب فرمایا۔ ایضا۔

[28] ہاشم عبد مناف کے بیٹے، عبد المطلب کے والد اور رسول اللہ ﷺ کے پر دادا تھے، ان کی اولاد قریش کا معزز قبیلہ تھا، اور عرب میں بنو ہاشم کے نام سے مشہور تھے۔ محمد بن سعد، **الطبقات الكبير** (القاهرة: مكتبة الخانجي، ۲۰۰۱ء)، 49:1۔

[29] آپ کی کنیت ابو سعید خدری ہے، اصل نام اور شجرہ یہ ہے: سعد بن مالک بن شیبان بن عبید بن ثعلبہ، آپ انصار کے خزرج قبیلے سے تعلق رکھتے تھے، جلیل القدر صحابی ہیں، ہجرت سے دس سال قبل ۶۱۳ء کو پیدا ہوئے، بارہ غزوات میں شریک ہوئے، ۷۴ھ/ ۶۹۳ء کو مدینہ منورہ میں وفات پا گئے۔ (ابن الأثير، **اسد الغابة**، 5:399۔

((«أنا النبي لا كذب، أنا ابن عبد المطلب، أنا أعرب العرب، ولدتني قريش، ونشأت في بني سعد بن بكر، فأنى يأتيني اللحن؟»))[30]

"میں ہی (سچا) نبی ہوں یہ جھوٹ نہیں، میں عبد المطلب جیسے (سردار) کا لختِ جگر ہوں، میں عربوں میں سے بہترین عربی ہوں، مجھے قریش نے جنم دیا اور میں نے بنو سعد بن بکر[31] میں پرورش پائی، پس میری زبان میں لحن کیسے آسکتا ہے؟"

محمد عربی ﷺ ایک پاک اور عزت مند خاندان سے تعلق رکھتے تھے، آپ ﷺ کی نسب کی پاک دامنی پر قرآن کریم بھی شاہد ہے، قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ قَدْ جَائَكُمْ رَسُوْلٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ﴾[32]

"بلاشبہ تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول ؑ تشریف لائے۔"

اس کے متعلق سیدنا علیؓ نے رسول امی ﷺ سے پوچھا:

((«لما معنى {أنفسكُم}»))[33]

"اس آیت میں أَنْفُسِكُم کا کیا معنی ہے؟"

سیدنا علیؓ کو اس کے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:

((«أنا أَنفسكُم نسبا وصهراً وحسباً لَيْسَ فِيَّ وَلَا فِي آبَائِي من لدن آدم سفاح كلها نِكَاح»))[34]

"نسب، سسرال اور حسب کے اعتبار سے نہ مجھ میں اور نہ ہی میرے آباء واجداد میں سے سیدنا آدم تک کسی نے بدکاری کی، ہم سب (اسلامی طریقہ) نکاح سے پیدا ہوئے۔"

---

[30] سليمان بن أحمد الطبراني، **المعجم الكبير للطبراني** (قاہرہ: مكتبہ ابن تیمیہ، 1983ء)، 6:35۔

[31] بنو سعد بن بکر عرب کا مشہور قبیلہ تھا، ۹ ہجری کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ضمام بن ثعلبہ کی قیادت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ (عبد الملک بن ہشام، **السيرة النبوية لابن هشام** (مصر: شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده، 1955ء)، 2:573۔

[32] القرآن 9:128۔

[33] جلال الدين السيوطي عبد الرحمن بن أبي بكر، **الدر المنثور في التفسير بالمأثور** (بیروت: دار الفکر، س،ن)، 4:327۔

[34] ایضاً۔

الغرض زکریابطرس نے اس روایت کے ایک حصے کو نقل کیا ہے اور پوری روایت کو چھپایا ہے، حالانکہ اس روایت سے نسبِ نبوی کی عظمت کا پتہ چلتا ہے اور اس الزام کی تردید ہے جو ملحدین و مستشرقین کی افترابازی ہے، نبی کریم ﷺ نے کئی روایات میں اپنے نسب کو بیان کیا ہے۔

3۔ تقدیس اصنام کی افترابازی

زکریابطرس نے سیرت طیبہ پر ایسے عجیب وغریب اعتراضات کئے ہیں جنھیں سن کر ایک سلیم العقل بندہ حیران رہ جاتا ہے ، مثلاً بطرس یہ ثابت کرنا چاہتا ہے، کہ نبی امی ﷺ ان بتوں کے ماننے والے تھے، جن کی پرستش جاہلیت میں کی جاتی تھی، اس مسئلے کی تائید کے لیے وہ مسند امام احمد بن حنبلؒ سے دلیل پیش کرتے ہوئے کہا:

((«عن ابن عباس:قال وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يطوف حول الحجر سبع لفات ثلاث منها قافزاً كالظباء واربعة منها ماشياً فى احترام للحجر المقدس»))[35]

"ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ حجر اسود کے گرد سات چکر لگاتے تھے، تین چکروں میں ہرنوں کی طرح چوکڑیاں بھر رہے تھے،اور چار حجر مقدس کی احترام کے لیے۔"

اس سے بطرس کو یہ دلیل مقصود ہے کہ نبی ہاشمی ﷺ حجر اسود کے احترام میں طواف کیطرح چکر لگاتے تھے، حالانکہ یہ بات واضح ہے کہ آپ ﷺ نہ حجر اسود کی تقدیس کے لیے چکر لگاتے اور نہ ہی اس کو معبود تسلیم کرتے، جیساکہ زکریابطرس کا خیال ہے،اولاً جس شخص (رسولِ اکرم ﷺ) کا مشن ہی توحید باری تعالیٰ کی تبلیغ وترویج ہو وہ بذاتِ خود کیسے شرک کا ارتکاب کرسکتا ہے ؟ یہ بات کسی بھی نبی کے شایانِ شان نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ہمیشہ توحید کی دعوت دی ہے اور شرک سے سختی سے منع فرمایا ہے، اسلامی تعلیمات اس پر دال ہیں، ثانیاً بطرس نے ہمیشہ کی طرح یہاں پر بھی جعل سازی سے کام لیا ہے کیونکہ حدیث کے الفاظ یہ نہیں ہیں جو بطرس نے بیان کئے ہیں بلکہ امام احمدؒ نے اس روایت کو اس انداز میں بیان کیا ہے کہ "سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عمرہ کے لیے تشریف لے جاتے ہوئے جب مرالظہران کے قریب پہنچے، تو آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ کو یہ بات پہنچی کہ قریش ان کے بارے میں یہ کہہ رہے ہیں کہ کمزوری کی وجہ سے یہ لوگ کیا کر سکیں گے ؟ آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ کہنے لگے کہ جب ہم اپنے جانور ذبح کرتے ہیں، اس کا گوشت کھاکر شوربہ پئیں گے، جب ہم مکہ میں قوم پر داخل

---

[35] **الحوار الحق، فی الصمیم**،الحلقة التاسعة،الشعائر الوثنية في الجاهلية د/۲۲ www.islam-chritianity.net پر بطرس کی کتاب المصادر الوثنیہ للاسلام میں مزید تفصیل ماحظہ ہو۔

ہوں گے تو اس وقت ہم میں طاقت آچکی ہو گی، نبی کریم نے انھیں فرمایا ایسا نہ کریں، اور آپ کے پاس جو کچھ زاد سفر ہے، وہ میرے پاس لے کر آؤ، چنانچہ صحابہ کرامؓ اپنا اپنا توشہ نبی کریم ﷺ کے پاس لے آئے اور دستر خوان بچھا دیا، پس سب کھانے کے بعد جب واپس آئے تو (اس قدر بچ گیا تھا کہ) ہر ایک اپنے چمڑے کے برتنوں میں اسے بھر بھر کر لے گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے، یہاں تک کہ مسجد حرام میں داخل ہو گئے، مشرکین حجر اسود کی طرف بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے اپنی چادر کو دائیں کندھے کے نیچے سے گزار کر بائیں کندھے پر ڈال دیا اور فرمایا:

((«لا یری القوم فیکم غَمیزَةً"، فاستَلم الرکنَ، ثُمّ دخل حتی إذا تغیب بالرکن الیمانی إلی الرکَن الأسود، فقالت قریش: ما یرضون بالمشی، إنهم لینقُزُون نقْز الظِّباء!، ففعل ذلك ثلاثة أطواف، فکانت سُنةً. قال أبو الطفیل: وأَخبرنی ابنِ عباس: أن النبي ﷺ فعل ذلك في حجة الوَدَاع»))[36]

یہ لوگ تم میں کمزوری محسوس نہ کرنے پائیں، پھر حجر اسود کا استلام کیا، اور طواف میں جب رکن یمانی پر پہنچے تو حجر اسود والے کونے تک اپنی عام رفتار سے چلے، مشرکین یہ دیکھ کر کہنے لگے کہ یہ تو چلنے پر راضی ہی نہیں ہو رہے، یہ تو ہرنوں کی طرح چوکڑیاں بھر رہے ہیں، اس طرح عام رفتار آپ ﷺ نے تین چکروں میں کیا، اس اعتبار سے یہ سنت ہے، ابو الطفیل کہتے ہیں کہ مجھے ابن عباسؓ نے بتایا ہے کہ نبی ﷺ نے حجۃ الوداع میں اس طرح کیا تھا۔

اب اگر زکریا بطرس کے ادراج کا حدیث سے موازنہ کیا جائے، تو یہ بات عیاں ہو گی کہ "فی احترام للحجر المقدس"[37] کے یہ الفاظ بطرس کے خود ساختہ ہیں، کتب حدیث اور شروحات کی تلاش سے کے بعد یہ بات معلوم ہوئی کہ حدیث میں یہ الفاظ مذکور نہیں ہیں۔ یہاں سے بطرس کی خیانت اور دھوکہ بازی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔"تقافزالظباء " کے الفاظ قریش مدح کے لیے استعمال کرتے تھے، جس سے وہ یہ بتانا چاہتے تھے کہ نبی کریم ﷺ ہرن جیسے تیز رفتار تھے، محمد جلال القصاص اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں؛

(("بان النبی ﷺ وصحابته فی قوتهم یمشون کما تمشی الظباء"))[38]

"نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرامؓ قوت میں ہرن کی طرح رفتار کرتے تھے۔"

---

[36] أبو عبد اللہ أحمد بن محمد بن حنبل، **المسند** (قاہرہ: دار الحدیث، 1995ء)، حدیث: 2783، 3:236۔

[37] **الحوار الحق، فی الصمیم**، الحلقة التاسعة، الشعائر الوثنیة في الجاهلية، ۲۲/ www.islam-chritianity.net، پر بطرس کی کتاب المصادر الوثنیہ للاسلام میں مزید تفصیل ملاحظہ ہو۔

[38] محمد جلال القصاص، **الکذاب اللیم** (دھوک: الاثریۃ للتراث، س،ن)، 50۔

یہ درحقیقت بطرس کی ذاتی رائے نہیں ہے بلکہ اس حوالے سے وہ استشراقی فکر کے خوشہ چین ہیں، استشراقی فکر کا یہ تصور ہے کہ افکار نبوی ﷺ میں بتدریج ارتقاء ہوئی ہے یعنی پہلے رحمت اللعالمین ﷺ (نعوذ باللہ) بت پرستی کے قائل تھے، جس کی دلیل قصہ غرانیق ہے، اور بعد میں آپ ﷺ نے اس عقیدے کو ترک کیا۔ مشہور مستشرق گریونے باؤم کا یہی تصور ہے کہ محمد مصطفی ﷺ نے پہلے پہل ان بتوں کو بنات اللہ قرار دے دیا تھا لیکن پھر بعد میں آپ نے رب کریم کو ہی معبود واحد قرار دیا۔[39]

4۔ تعلیمی ذرائع پر تنقید

زکریا بطرس کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عرب کے راہبوں اور نصاریٰ کے علماء سے علم حاصل کیا ہے،[40] اس بناء پر بطرس نے وحی کا انکار کیا ہے، اس سلسلے میں اس نے قرآن کریم کی آیت کو بطور دلیل پیش کیا ہے:

﴿وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّمَا يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ﴾"[41]

اور ہم جانتے ہیں کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ ان کو ایک آدمی نے سکھایا ہے۔

[39] "It is said that first he had recognized as the daughters of Allah, the three great goddesses: Al-Lat, who was honoured in Taif, Al-Uzza who was worshipped in Nakhla near Mecca, and Manat whose sanctuary lay in Qudaid between Mecca and Medina. This stand he now revoked and made a sharp distinction between the faithful and those who associated Allah with other gods". E.Von Grunebaum, *Classical Islam*, trans. Katherine Watson (London, 1970), 31.

[40] www.islam-chritianity.net پر بطرس کی کتابیں المصادر الیہودیۃ للاسلام اور المصادر النصرانیۃ للاسلام موجود ہیں، جن میں وہ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ اسلام کے تعلیمی ذرائع یہودیت اور نصرانیت ہے۔ لیکن ان کتابوں کا حوالہ اس وجہ سے نہیں دیا جاسکتا ہے کہ ان میں کتبے اور اشاعت کی کوئی تفصیل نہیں ہے۔

[41] القرآن 103:16

بطرس نے اپنے ایک محاضرہ میں اس بات کو بیان کیا ہے کہ جن سے آپ ﷺ نے تعلیم حاصل کی، ان میں سیدنا سلمان الفارسی، عداس[42] اور میسرہ[43] کے نام گنوائے جاتے ہیں،[44] اس رائے کی تائید میں اس نے مختلف تفاسیر کو بطور ثبوت پیش کیا ہے کہ علمائے اسلام بھی یہ کہتے ہیں کہ علمائے نصاریٰ کے ساتھ آپ ﷺ کا نسبت اور واسطہ تھا۔

پہلے تو بطرس نے آیت کریمہ کو مکمل نقل کرنے کے بجائے اس کا ایک حصہ نقل کر کے لوگوں کو مغالطے میں ڈال رہے ہیں، جب کہ اصل حقیقت کی وضاحت پوری آیتِ کریمہ سے سامنے آئے گی، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّمَا يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ لِسَانُ الَّذِي يُلْحِدُونَ إِلَيْهِ أَعْجَمِيٌّ وَهَذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُبِينٌ﴾[45]

"اور ہم کو خوب معلوم ہے کہ یہ (لوگ) تمہارے متعلق کہتے ہیں کہ اس شخص کو ایک آدمی سکھاتا پڑھاتا ہے حالانکہ ان کا اشارہ (تعریض) جس آدمی کی طرف ہے اس کی زبان عجمی ہے اور یہ (قرآن) صاف عربی زبان ہے"

درج بالا مکمل آیتِ کریمہ کے شروع میں قرآن کریم قریش کے اس قول کی حکایت کرتا ہے، کہ وہ کہتے ہیں کہ اس رسول کو ایک انسان نے سکھایا ہے، پھر قرآن کریم نے خود اس سے انکار کیا ہے اور محبوب خدا ﷺ کی طرف منسوب اس بات کی نفی کی ہے، اور اظہارِ تعجب کیا ہے کہ قریش جن لوگوں کے نام لیتے ہیں وہ تو عجمی ہیں جو عربی میں کلام نہیں کر سکتے جب کہ یہ قرآن عربی زبان میں ہے۔ قرآن کریم تو وہ معجز کلامِ الٰہی ہے جس کی فصاحت وبلاغت کی مثال پیش کرنے سے عرب کے فصحاء وبلغاء عاجز ہیں، پھر کیسے یہ لوگ یہ بات کہہ رہے ہیں کہ آقائے دوجہان ﷺ نے ان لوگوں سے تعلیم حاصل کی؟

---

[42] عداس عتبہ بن ربیعہ کے غلام تھے، نینوی کے رہنے والے تھے، نبی کریم ﷺ جب طائف گئے تو ان کے ساتھ ملاقات ہوئی، جس کا تفصیلی واقعہ سیرت کی کتابوں میں مذکور ہے۔ أبو القاسم عبد الرحمن بن عبد الله بن أحمد السهيلي، الروض الأنف في شرح السيرة النبوية لابن هشام (بيروت: دار إحياء التراث العربي، 2000ء)، 4:30۔

[43] میسرہ ام المومنین حضرت خدیجہؓ کے غلام تھے، جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شام کا سفر کیا اور آپ ﷺ کی عظمتِ شان کا مشاہدہ کیا (تقي الدين المقريزي أحمد بن علي بن عبد القادر، **إمتاع الأسماع** (بيروت: دار الكتب العلمية، 1999ء)، 1:17۔

[44] الحوار الحق، في الصميم، الحلقة الحادية عشر، د/۴ www.islameyat.com

[45] القرآن 103:16

5۔رسولِ اکرم ﷺ کی طرف مداہنت پرستی کی نسبت

زکریا بطرس محمد عربی ﷺ کی نبوت ورسالت کو بھی ہدفِ تنقید بنا کر آپ ﷺ پر مداہنت کا الزام لگاتا ہے، اس کے لیے اس نے قصہ غرانیق کو دلیل بنایا ہے[46] محمد جلال القصاص اس واقعے کے تناظر میں زکریا بطرس کے افکار کے بارے میں لکھتے ہیں:

"ویستدل بالقصة علی مداهنة النبی ﷺ لعبدة الاوثان من مشرکی مکة! ویستدل بالقصة علی تسلط الشیاطین علی رسول الله ﷺ"[47]

"اس واقعہ سے وہ نبی کریم ﷺ کی مداہنت اور بتوں کی عبادت پر استدلال کرتے ہیں۔اس طرح وہ اس قصہ سے اس پر بھی استدلال کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پر شیاطین کا تسلط تھا۔"

یہ صرف بطرس کی رائے نہیں ہے بلکہ اس کے علاوہ دیگر مستشرقین اور قسیس واحبار کا بھی یہی موقف ہے، کہ وہ قصہ غرانیق کو بنیاد بنا کر اسلام میں شرک کی اجازت کو ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ مستشرقین اور بطرس اس واقعہ سے یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ نعوذ باللہ پیغمبر اسلام شرک کو جواز مہیا کرتا ہے۔ منٹگمری واٹ نے اس من گھڑت واقعے کے ذریعے اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے:

> This is a strange and surprising story. The Prophet of the most uncompromisingly monotheistic religion seems to be authorizing polytheism. Indeed the story is so strange that it must be true in essentials. It is unthinkable that anyone should have invented such a story and persuaded the vast body of Muslims to accept it.[48]

یہ ایک عجیب اور حیران کن کہانی ہے کہ اصولوں پر سودا بازی نہ کرنے والے توحیدی مذہب کا پیغمبر، شرک کو جواز مہیا کرتا نظر آتا ہے۔البتہ کہانی اتنی حیران کن ہے کہ اس کی بنیادی باتیں ضرور سچی ہوں گی۔ یہ ممکن نہیں کہ کسی شخص نے یہ کہانی تراشی ہو اور پھر مسلمانوں کی اتنی کثیر تعداد اس کہانی کو قبول کرنے کی طرف مائل کر لیا ہو۔

---

[46] **الحوار الحق، فی الصمیم، الحلقة:** ۱۴۲ آسئلة عن الایمان، د/۱۲ یہ لیکچر اس ویب سائٹ www.islam-chritianity.net پر تحریری صورت میں موجود ہے۔جہاں سے بھی استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

[47] محمد جلال القصاص، **الکذاب اللیم**، 105۔

[48] Montgomery Watt, *Muhammad: Prophet and Statesman,* (London: Oxford University Press, 2002), 61.

زکریا بطرس اور اس کے ہم خیال مستشرقین اس واقعہ کے استنادی حیثیت کو سرے دیکھتے ہی نہیں، حالانکہ تمام محدثین اور مفسرین نے اسے موضوع قرار دیا ہے، چنانچہ علامہ بیہقیؒ[49] اس واقعہ کے استنادی حیثیت کے بارے میں لکھا ہے:

"هذه القصة غير ثابتة من جهة النقل"[50]

"یہ قصہ از روئے نقل ثابت نہیں"

اور قاضی عیاضؒ[51] فرماتے ہیں:

"فيكفيك أن هذاحديث لم يخرجه أحدمن أهل الصحة ولارواه ثقة بسندسليم متصل"[52]

"پس اس پر کیسے اکتفا کیا جاتا ہے کہ یہ حدیث ہے، حالانکہ کسی اہل صحاح میں سے کسی نے نقل نہیں کیا ہے، اور نہ ہی اس کے راوی صحیح اور متصل سند کے ساتھ ثقہ ہیں۔"

واقعہ غرانیق کے حوالے سے بطرس کے خرافات کا جواب اور اس واقعے کی سندی حیثیت پر بات کرتے ہوئے محمد جلال القصاص لکھتے ہیں:

"القصة لا تصح متناً ولا سنداً وقد اكثر علماء المسلمين فى التكلم عن عدم الصحة هذه القصة انكروها سنداً وانكروها متناً"[53]

"یہ قصہ سند اور متن (دونوں) کے اعتبار سے صحیح نہیں ہے، اکثر علماء نے اس واقعے کی عدم صحت پر کلام کیا ہے، اور انھوں نے اس کے سند اور متن صحیح ماننے سے انکار کیا ہے۔"

---

[49] أبو بکر، أحمد بن حسین بن علی (۳۸۴ھ–۴۵۸ھ) کو نیسابور کے شہر بیہق کے مضافات میں گاوں خسرو جرد میں پیدا ہوئے، آپ حدیث کے بڑے ائمہ میں سے تھے، بغداد، کوفہ اور مکہ مکرمہ کو علم کے لئے اسفار کئے، اور علم کے بعد تمام زندگی بیہق میں خدمات سرانجاد دیتے رہے، (۹۹۴-۱۰۶۶م) کو اس دنیا سے چل بسے۔ الزركلي، **الأعلام**، 1:116۔

[50] محمد بن محمد ابو شہبۃ، **الاسرائیلیات والموضوعات** (بیروت: دار الفکر، 2003ء)، 315۔

[51] **عياض بن موسى بن عياض بن عمرون السبتي**، (۴۷۶-۵۴۴ھ) کو سبتہ (مغرب) میں پیدا ہوئے، آپ کی کنیت ابو الفضل ہے، اپنے وقت میں مغرب میں بڑے محدث تھے، عرب کے انساب، اور حالات پر سب سے زیادہ ماہر تھے، سبتہ کے قاضی رہ چکے تھے، پھر اس کے بعد غرناطہ کے قاضی بن گئے، آخر کا مراکش میں انھیں زہر پھلایا گیا جس کی وجہ سے (۱۰۸۳-۱۱۴۹ء) کو وفات پا گئے۔ الزركلي، **الأعلام**، 5:99۔

[52] عياض بن موسى السبتي، **الشفا بتعريف حقوق المصطفى ﷺ** (عمان: دار الفیحا، 1407ھ)، 2:279۔

[53] محمد جلال القصاص، **الكذاب اللئيم**، 106۔

قصہ غرانیق کی نقد پر علماء ومشاہیر امت نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے، تاہم بعض اہل علم نے اس موضوع پر مستقل کتابیں بھی لکھی ہیں، علامہ ناصرالدین البانیؒ نے "نصب المجانیق لنسف قصۃ الغرانیق" کے نام سے مستقل تصنیف کی ہے، جس میں ان شبہات کا جواب دیا ہے۔ آپ نے اس واقعہ کی سند کے تمام راویوں کو تہذیب التہذیب کے مطابق ثقہ قرار دیا ہے، سوائے ابن عرعرہ سے نیچے راوی محمد بن علی المقری البغدادی میں نظر ہے اور شیخ البانی نے مذکورہ واقعہ کی سند کو ضعف قرار دیا ہے۔[54]

ویسے توز کریابطرس نے ہادیٔ اعظم ﷺ کی ذاتِ مبارکہ کے حوالے سے دیگر اعتراضات بھی کئے ہیں مگر یہاں صرف ان منتخب اعتراضات کو زیر بحث لایا گیا، اب عصرِ حاضر کی ضرورت یہ ہے کہ جامعات کے علومِ اسلامیہ کے سکالرز کو زکریابطرس کے دینِ اسلام کی اساسیات، قرآن کریم، اسلامی تصور مسیح علیہ السلام اور سیرتِ طیبہ کے حوالے سے دیگر اعتراضات، اشکالات، تنقیدات اور خودساختہ تحقیقات پر مختلف عنوانات سے علمی و تحقیقی مقالہ نگاری کی ذمہ داری سونپ دی جائے تاکہ علومِ اسلامیہ میں ہونے والی تحقیق سے حقیقی معنوں میں دینِ اسلام کا دفاع اور صحیح عقائد وتعلیمات کی نشر واشاعت ہوسکے۔

نتائج البحث

1۔ سیرت میں بطرس نے رسول اللہ ﷺ کی مدت ولادت پر یہ اشکال کیا ہے کہ آپ ﷺ کی مدتِ ولادت چار سال ہے، جس کی تردید احادیثِ مطہرہ کے ساتھ ساتھ جدید میڈیکل سائنس نے بھی کی ہے کہ کوئی بچہ اس قدر زیادہ مدت ماں کی پیٹ میں نہیں رہ سکتا ہے، جس سے بطرس کے دعویٰ کی تردید ہوتی ہے۔

2۔ بطرس نے تاریخی حقائق سے منہ موڑتے ہوئے یہ اشکال کیا ہے، کہ آپ ﷺ قبیلہ کندہ سے تعلق رکھتے تھے نہ کہ قریش سے، اس نظریے کی تنقید کے لئے کئی تاریخی شواہد اس آرٹیکل میں موجود ہیں، جس سے بطرس کی کذب بیانی کا اندازہ ہوتا ہے۔

3۔ بطرس کا تصور یہ ہے کہ نعوذ باللہ رسول اللہ ﷺ بتوں کے ماننے والے تھے، اس بات کو ثابت کرنے لئے بطرس نے احادیث میں تصحیف اور ادراج سے کام لیا ہے، جس پر اس آرٹیکل میں جرح کیا گیا ہے۔

4۔ زکریابطرس کی رائے یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے علم عرب کے راہبوں سے حاصل کیا ہے نہ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی سے، یہ دراصل مشرکین کا اعتراض ہے جو قرآن کریم میں جگہ جگہ مذکور ہے، اس اعتراض کا تنقیدی جائزہ قرآن کریم کے تناظر میں پیش کیا گیا ہے۔

---

[54] شیخ محمد ناصر الدین البانی، **نصب المجانیق لنسف قصۃ الغرانیق** (بیروت: المکتب الاسلامی، 2010ء)، 9-8۔

5۔ سیرت النبی ﷺ پر بطرس کا ایک اشکال یہ ہے کہ نعوذ باللہ رسول اللہ ﷺ مداہنت پرست تھے، اس کے دلیل میں قصہ غرانیق پیش کیا گیا ہے، اس لئے اس آرٹیکل میں قصہ غرانیق پر جرح کی گئی ہے، جس سے یہ نتیجہ اخذ ہوا کہ یہ واقعہ موضوع ہے اور قابل استدلال نہیں ہے۔

سفارشات

1۔ زکریا بطرس نے رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات کی سیرت پر مختلف قسم کے اعتراضات کئے ہیں، اس حوالے سے ان کے افکار اور مستشرقین کے افکار زیادہ تر ایک جیسے ہیں، اس لئے ازواج مطہرات پر بطرس کے شبہات کے علمی جائزے پر ایم فل کی سطح پر کام کرنے کی سفارش کی جاتی ہے، تاکہ یہ ثابت ہو جائے کہ یہ بطرس کے شبہات نہیں بلکہ یہ مستشرقین کے افکار اور رجحانات ہیں۔

2۔ بطرس نے The Quran: Scientific Errors, Sources of the Quran, Aborogation in the Quran کے عنوانات سے لیکچر زدیئے ہیں، جو یوٹیوب پر موجود ہیں، ان لیکچرز کا تنقیدی جائزہ پیش کرنا قرآنی دفاع کے حوالے سے اس وقت کی ایک اہم ضرورت ہے۔ جس پر ایم اے کی سطح پر کام کرنا چاہئے۔

3۔ بطرس نے نعوذ باللہ رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کو دہشت گردی کی تعلیمات اور عیسائیت کی تعلیمات کو امن کی تعلیمات قرار دیا ہے، اس سلسلے میں نے Muhammad’s Terrorism and Christ’s peace کے عنوان سے لیکچر زدیئے ہیں، اس لیکچر کے تجزیے پر ایم اے کی سطح پر مقالہ لکھنے کی ضرورت ہے، کہ یہ حقیقت واضح ہو جائے۔

4۔ حوار الحق" کے نام سے مختلف ٹی وی پروگرامز میں بطرس زکریا نے قرآن کریم اور سیرتِ طیبہ پر مختلف اشکالات کا اظہار کیا ہے۔ یوٹیوب پر حوار الحق کے لیکچرز کا تنقیدی مطالعہ پیش کرنا تقابل ادیان کا ایک اہم موضوع ہے۔

5۔ www.islam-chritianity.net میں مختلف تصورت کو پیش کیا ہے، اس میں ایک کتاب کا عنوان ہے، المصادر النصرانیۃ للاسلام، جس پر تحقیق کر کے اصل حقائق تک پہنچنے کی ضرورت ہے۔ اس پر ایک آرٹیکل کی صورت میں کام کرنے کی ضرورت ہے، تاکہ اصل حقیقت آشکارا ہو جائے۔

6۔ اعجاز القرآن مسلمانوں کے نزدیک ایک مسلم حقیقت ہے، www.islam-chritianity.net پر بطرس نے تساولات محیرۃ حول اعجاز العلمی فی القرآن کے نام سے ان کے لیکچر کو مدون کیا گیا ہے۔ جس میں انھوں نے قرآن کے اعجاز علمی کا انکار کیا ہے، اس کتاب کا تنقیدی جائزہ پیش کرنے کی سفارش کی جاتی ہے۔